۲۰۹۲

تبصرے

تجدید تعلیم و تبلیغ از مولانا عبدالباری ندوی تقطیع خورد ضخامت ۲۹۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد تین روپیہ پتہ :- شبستان قدم رسول ہارڈنگ روڈ لکھنؤ،

مولانا عبدالباری ندوی نے حضرت مولانا تھانوی کے متعلق جو سلسلۂ کتب شائع کرنا شروع کیا ہے یہ کتاب اس کا تیسرا نمبر ہے۔ اس میں پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم کا مقصد اور اس کی غایت بیان کی ہے اور پھر مولانا تھانوی کے ارشادات وفرمودات کی روشنی میں اولاً تعلیم سے اور پھر تبلیغ سے متعلق تمام اصلی اور ضمنی مباحث ومسائل پر گفتگو کی گئی ہے اور تعلیم وتبلیغ کے قدیم وجدید اداروں کا ذکر کرکے ان کے طریق اور اصول کار پر تنقید کرکے ان کے عیوب ونقائص پر روشنی ڈالی گئی ہے اس میں شبہ نہیں کہ ان مباحث میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بڑی حد تک دینی نقطۂ نظر سے بصیرت افروز ہے اور غور وفکر کے لائق ہے لیکن اور چند جزئی اور ضمنی باتوں کے علاوہ انگریزی تعلیم اور مغربی علوم وفنون کی تحصیل کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت زیادہ محل نظر ہے چند یا زیادہ جزئیات کو دیکھ کر ایک قاعدہ کلیہ بنا لینا منطق کے کسی قاعدہ کے مطابق بھی درست نہیں ہے اسی انگریزی تعلیم اور انھیں یونیورسٹیوں اور کالجوں سے جہاں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو ملحد وزندیق تھے تو دوسری طرف ایسے لوگ بھی بکثرت پیدا ہوئے جو عقیدہ وعمل کے اعتبار سے پکے اور سچے مسلمان تھے اور جنہوں نے اسلام کی علمی وعملی خدمات انجام دی ہیں اس کے برعکس عربی مدارس میں پڑھے ہوئے بعض لوگ ایسے ملیں گے جن کے نہ عقائد درست ہیں اور نہ اعمال واخلاق صحیح۔ بس جب صورت حال یہ ہے تو آپ بہ طور قاعدۂ کلیہ کے یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ انگریزی تعلیم کا لازمی اثر یہ ہے کہ "نماز روزہ میں کاہلی بلکہ اعراض۔ وہی عقاید میں ضعف وتشویش۔ وہی اخلاق میں تکبر وتصنع۔ وہی کفار کی تقلید کا

ذوق و شوق وغیرہ اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں (ص ۱۴۹) علاوہ بریں سوچنے کی بات یہ ہے کہ مغربی علوم و فنون جن سے فطرت انسانی اسرار زندگی اور کائنات عالم کے حقائق کا انکشاف ہوتا ہے اور جن کو معلوم کرنے کی ترغیب خود قرآن دیتا ہے کیونکہ یہ فطرت کے رازہائے سربستہ جس قدر زیادہ منکشف ہوں گے اسی قدر ایک طبع سلیم کو خدا کے وجود اور اس کی قدرت کاملہ کا یقین زیادہ ہوگا ان کا بے شمار ذخیرہ انگریزی میں موجود ہے یا نہیں پھر ایک مسلمان قوم کو سائنٹفک مضامین کی تعلیم حاصل کر کے اپنی صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت اور ملکی رفاہیت کو ترقی دینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ علاوہ بریں انگریزی زبان میں آج خود اسلامی علوم و فنون سے متعلق بیش بہا تحقیقات و انکشافات کا جو ذخیرہ موجود ہے مسلمانوں کو اس سے واقف ہونا چاہئے یا نہیں! پھر اس سب سے زیادہ یہ کہ اگر مسلمان انگریزی تعلیم حاصل نہ کرتے تو آج اس ملک میں ان کی حیثیت کیا اچھوتوں سے زیادہ ہو سکتی تھی؟ ان سوالات کی روشنی میں غور کرنے کے قابل یہ بات ہے کہ ان علمی تمدنی و سیاسی اور بلکہ دینی و مذہبی اہم ضرورتوں کے پیش نظر مسلمانوں کے لئے انگریزی زبان اور مغربی علوم و فنون کا حاصل کرنا ضروری اور لازمی تھا اور ہے تو اب اگر مولانا تھانوی کو یونیورسٹیوں اور کالجوں کے ماحول اور ان کے طریقہائے تعلیم و تربیت سے مفاسد کے پیدا ہونے کا اندیشہ تھا تو ان کا فرض تھا کہ وہ مسلمانوں کے لئے انگریزی تعلیم کا بندوبست اپنی صوابدید کے مطابق کرتے، اگر ہوائی جہازوں کے حوادث آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ ریلیں ٹکرا جاتی یا پٹڑی سے اتر جاتی ہیں یا کشتیاں دریا میں غرق ہو جاتی ہیں تو ان کو دیکھ کر سرے سے ریل۔ ہوائی جہاز اور کشتی کا سفر ہی ترک کر دینا اور دوسروں کو بھی اس کا مشورہ دینا یہ وہ فراریت پست ہمتی۔ اور تنگ دلی و تنگ نظری ہے جس کو اسلام السیادین کامل ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ نقطۂ نظر سراسر راہبانہ اور جوگیانہ ہے اور اسلام مسلمانوں کو میدان کارزار حیات کا بہادر سپاہی بنانا چاہتا ہے۔ نہ کہ ان سب ہنگاموں سے الگ بڈھوں۔ اپاہجوں اور ناکارہ لوگوں کی طرح ایک گوشہ میں بیٹھ کر بقیہ ایام حیات کی تسبیح کے دانوں کو گنتے رہتو لا۔

مولانا عبدالباری ندوی سے اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ حضرت آپ کو یونیورسٹیوں کی کفر

انگریزی ادب انگریزی تعلیم کی الحاد پرور کی کا تجربہ یونیورسٹی کی ملازمت سے پنشن لینے کے بعد ہی ہوا پہلے نہ ہوا تو معلوم نہیں مولانا اس کا جواب کیا دیں گے۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے کتاب مفید اور لائق مطالعہ ہے۔

قادیانی مذہب و مقدمہ قادیانی مذہب از جناب الیاس برنی کتابت وطباعت بہتر ناشر شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور۔ ہندوستان میں ملنے کا پتہ:۔ تاج آفس محمد علی روڈ بمبئی۔

پروفیسر الیاس برنی کی مشہور ومعروف اور نہایت مقبول کتاب قادیانی مذہب جس نے قادیانی تحریک پر ایک ایسی ضرب کاری لگائی ہے جس سے اس کا پنپنا مشکل ہے اس کا پانچواں اڈیشن بارہ سو صفحات پر شائع ہوا بنظر ثانی اور بہت کچھ اضافوں کے ساتھ اب اس کتاب کا چھٹا اڈیشن شائع ہوا ہے جو بڑی تقطیع کے ساڑھے نو سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور چونکہ اس کا مقدمہ طویل ہوتے ہوتے خود ایک مستقل تصنیف ہو گیا تھا اس بناء پر اس کو الگ شائع کیا گیا ہے جو چھوٹی تقطیع کے پونے تین سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اب اس مقدمہ کی حیثیت متن کی اور اصل کتاب کی حیثیت تفصیل و شرح کی بنی ہے اور بعض اعتبارات سے یہ دونوں الگ الگ دو مستقل تصنیفات بھی ہیں جن کی افادیت بجائے خود اور مستقل ہے امید ہے کہ یہ دونوں کتابیں بھی حسب سابق مقبول و پذیرا ہوں گی اور فاضل مصنف کو ان کی خالصۃً لوجہ اللہ غیر معمولی کاوش و جگر سوزی کا صلہ ملے گا اصل کتاب قادیانی مذہب کی قیمت آٹھ روپیہ اور مقدمہ کی قیمت دو روپیہ ہے۔

فروزاں از جناب جذبی تقطیع کلاں۔ طباعت وکتابت نہایت بہتر اور دیدہ زیب۔ ضخامت ۱۳۵ صفحات قیمت مجلد مع خوبصورت گردپوش کے تین روپے پتہ:۔ آزاد کتاب گھر کلاں محل دہلی۔

جناب جذبی اردو کے مشہور نوجوان شاعر ہیں جن کے کلام میں حسن شعر کے فطری اصول کی رعایت کے ساتھ شعر و ادب کے جدید تقاضوں کی ترجمانی بھی پائی جاتی ہے گویا ان کا کلام نغمۂ بزم بھی ہے اور طبل جنگ بھی اس میں درد اور سوز و گداز بھی ہے اور خودداری جرأت اور انقلاب آفرینی بھی ان کو غزل اور نظم دونوں پر یکساں قدرت ہے اور اگرچہ وہ پرگو نہیں ہیں لیکن ان کو چند شعروں میں ہی اپنا مطلب بخوبی ظاہر کر دینے کا بہت اچھا سلیقہ ہے موصوف

اور اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہوا سکے